السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہما قالَت : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْیَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَإِذَا حَبَشِیَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْیَانُ حَوْلَھَا فَقَالَ یَا عَائِشَةُ تَعَالَی فَانْظُرِیْ الحدیث)) (مشکوٰۃ : ۶۰۴۹ ۔ عشرۃ النساء ، للنسائی : ۱۷ ۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ : ۳۲۷۷) اور الکامل لابن عدی ۳/۹۲۱ میں مزید یہ الفاظ ہیں : ((اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ جَالِسًا فَسَمِعَ ضَوْضَاءَ النَّاسِ وَالصِّبْیَانِ فَنَظَرَ فَإِذَا حَبَشِیَّةٌ تَزْمِرُ وَالنَّاسُ حَوْلَھَا فَقَالَ یَا عَائِشَةُ تَعَالَی اُنْظُرِیْ الحدیث)) اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے حسن صحیح غریب اور علامہ البانی نے سلسلہ صحیحہ میں درج کیا ہے ۔ تو ان حضرات کا کہنا ہے کہ حبشی عورت کا رقص نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہما کو بلا کر دکھلایا اور دیگر لوگ بھی اس کے گرد جمع ہو کر دیکھ رہے تھے جب کہ آپ نے انہیں منع نہیں کیا ۔ اس حدیث کا صحیح مفہوم کیا ہے ؟ کیا اس سے رقص کرانا اور دیکھنا جائز معلوم ہوتا ہے یا نہیں ؟ امید ہے ضرور راہنمائی کریں گے ۔ (ابو الحسن بشر احمد ربانی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشکاۃ کی ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما والی حدیث : ۶۰۴۹ کے آخر میں ہے : ((إِذَا طَلَعَ عُمَرُ ، فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْھَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم : إِنِّیْ لَأَنْظُرُ إِلٰی شَیَاطِیْنِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ ۔ قَالَتْ : فَرَجَعْتُ)) اور آپ کو علم ہے : ((إِنَّمَا یُؤْخَذُ بِالْآخِرِ ، فَالْآخِرُ مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَفِعْلِہٖ ، وَإِنَّ مَا فَعَلَہٗ ھُنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَصَنَعَہٗ ثُمَّ لَمْ یَبْقَ بَعْدَ قَوْلِہٖ : إِنِّیْ لَأَنْظُرُ إِلٰی شَیَاطِیْنَ ... الخ مِنَ التَّقْرِیْرِ فِیْ شَیْئٍ ... واللہ اعلم

[’’ عائشہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ہم نے شور اور بچوں کی آواز سنی ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو کیا دیکھا کہ ایک حبشی عورت رقص کر رہی ہے اور بچے اس کے ارد گرد جمع ہیں ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : عائشہ آؤ اور تم بھی دیکھ لو میں آئی اور ٹھوڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک پر رکھی اور آپ کے کندھے اور سر کے درمیان سے (اس عورت کے رقص) کو دیکھنے لگی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا سیر نہیں ہوئی ہو ؟ کیا سیر نہیں ہوئی ہو ؟ میں نے کہا : نہیں ۔ یہ اس لیے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اپنا مقام و مرتبہ دیکھ لوں ۔ ناگہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے ، لوگ انہیں دیکھ کر منتشر ہوگئے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا : میں دیکھ رہا ہوں کہ جنوں اور انسانوں کے شیطان عمر رضی اللہ عنہ سے بھاگ رہے ہیں ، عائشہ فرماتی ہیں میں بھی واپس آگئی ۔]1

[’’ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری فعل کو لیا جاتا ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنوں اور انسانوں کے شیطان عمر رضی اللہ عنہ سے بھاگ رہے ہیں تو یہ حدیث تقریری نہ ہوگی ۔ ’’]

ترمذی، کتاب المناقب، باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم إن الشیطان لیخاف منک یا عمر ۔ 1

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد 02 ص 783

محدث فتویٰ